زیارت اربعین

اَلسَّلامُ عَلَى وَلِيِّ اللهِ وَحَبِيبِهِ. اَلسَّلامُ عَلَى خَلِيلِ اللهِ وَنَجِيبِهِ. اَلسَّلامُ عَلَى صَفِيِّ اللهِ وَابْنِ صَفِيِّهِ ،
اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ. اَلسَّلامُ عَلَى اَسِيرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيلِ الْعَبَرَاتِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَشْهَدُ اَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهُ
بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهُ بِطِيبِ الْوِلادَةِ وَ جَعَلْتَهُ سَيِّداً مِنَ السَّادَةِ وَقَآئِداً مِنَ الْقَادَةِ وَذَآئِداً مِنَ الذَّادَةِ
وَاَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَاءِ فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَآءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ
وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ
الدُّنْيَا وَ بَاعَ حَظَّهُ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰى وَشَرٰى آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰى فِي هَوَاهُ
وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِينَ
النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِراً مُحْتَسِباً حَتّٰى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ اَللّٰهُمَّ
فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً اَلِيماً. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ
سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِينُ اللهِ وَابْنُ اَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيداً وَمَضَيْتَ حَمِيداً وَمُتَّ فَقِيداً
مَظْلُوماً شَهِيداً وَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ
مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ اَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالاهُ وَعَدُوٌّ
لِمَنْ عَادَاهُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَابْنَ رَسُولِ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوراً فِي الْاَصْلابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ
الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ
دَعَآئِمِ الدِّينِ وَاَرْكَانِ الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ
الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ
عَلَى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَايِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ
سِلْمٌ وَاَمْرِي لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَاْذَنَ اللهُ لَكُمْ مَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ
صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَآئِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ آمِينَ
رَبَّ الْعَالَمِينَ.

زیارت اربعین کا اردو ترجمہ

سلام ہو اللہ کے ولی اور اس کے محبوب پر، سلام ہو اللہ کے خلیل اور چنے ہوئے پر، سلام ہو اللہ کے خالص بندہ اور اس کے خالص بندہ کے فرزند پر، سلام ہو مظلوم اور شہید حسین پر، سلام ہو حسین گرفتار مصیبت اور کشتۂ گریہ پر، اے معبود میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند تیرے پسندیدہ اور تیرے پسندیدہ کے فرزند ہیں جنہوں نے تجھ سے عزت پائی تونے انہیں شہادت کی عزت دی انکو خوش بختی نصیب کی اور انہیں پاک گھرانے میں پیدا کیا تو نے قرار دیا انہیں سرداروں میں سردار پیشواؤں میں پیشوا مجاہدوں میں مجاہد اور انہیں نبیوں کے ورثے عنایت کیے تو نے قرار دیا ان کو اوصیاء میں سے اپنی مخلوقات پر حجت پس انہوں نے تبلیغ کا حق ادا کیا بہترین خیر خواہی کی اور تیری خاطر اپنی جان قربان کی تاکہ تیرے بندوں کو نجات دلائیں نادانی و گمراہی کی پریشانیوں سے جب کہ ان پر ان لوگوں نے ظلم کیا جنہیں دنیا نے مغرور بنادیا تھا جنہوں نے اپنی جانیں معمولی چیز کے بدلے بیچ دیں اور اپنی آخرت کے لیے گھاٹے کا سودا کیا انہوں نے سرکشی کی اور لالچ کے پیچھے چل پڑے انہوں نے تجھے غضب ناک اور تیرے نبیؐ کو ناراض کیا انہوں نے تیرے بندوں میں سے انکی بات مانی جو ضدی اور بے ایمان تھے کہ اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر جہنم کی طرف چلے گئے پس حسین ان سے تیرے لیے لڑے جم کر ہوشمندی کے ساتھ یہاں تک کہ تیری فرمانبرداری کرنے پر انکا خون بہایا گیا اور انکے اہل حرم کو لوٹا گیا اے معبود لعنت کر ان ظالموں پر سختی کے ساتھ اور عذاب دے ان کو دردناک عذاب آپ پر سلام ہو اے رسولؐ کے فرزند آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیاء کے فرزند میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے امین اور اسکے امین کے فرزند ہیں آپ نیک بختی میں زندہ رہے قابل تعریف حال میں گزرے اور وفات پائی وطن سے دور کہ آپ ستم زدہ شہید ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا آپ کو جزا دے گا جسکا اس نے وعدہ کیا اور اسکو تباہ کریگا وہ جس نے آپکا ساتھ چھوڑا اور اسکو عذاب دیگا جس نے آپکو قتل کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی دی ہوئی ذمہ داری نبھائی آپ نے اسکی راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گئے پس خدا لعنت کرے جس نے آپکو قتل کیا خدا لعنت کرے جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اس قوم پر جس نے یہ واقعہ شہادت سنا تو اس پر خوشی ظاہر کی اے معبود میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔ میرے ماں باپ قربان آپ پر اے فرزند رسول خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نور کی شکل میں رہے صاحب عزت صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں جنہیں جاہلیت نے اپنی نجاست سے آلودہ نہ کیا اور نہ ہی اس نے اپنے تاریک ظلمانی لباس آپ کو پہنائے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں مسلمانوں کے سردار ہیں اور مومنوں کی پناہ گاہ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں نیک و پرہیز گار پسندیدہ پاک رہبر راہ یافتہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیزگاری کے ترجمان ہدایت کے نشان محکم تر سلسلہ اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا اور آپ کے بزرگوں کا ماننے والا اپنے دینی احکام اور عمل کی جزا پر یقین رکھنے والا ہوں میرا دل آپکے دل کے ساتھ پیوستہ میرا معاملہ آپ کے معاملے کے تابع اور میری مدد آپ کیلئے حاضر ہے حتی کہ خدا آپکو اذن قیام دے پس آپکے ساتھ ہوں آپکے ساتھ نہ کہ آپکے دشمن کے ساتھ خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر آپ کی پاک روحوں پر آپ کے جسموں پر آپ کے حاضر پر آپ کے غائب پر آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن پر ایسا ہی ہو جہانوں کے پروردگار۔

زیارت اربعین کا اثر

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا اختر عباس جون صاحب قبلہ، قم

زیارت کا فلسفہ

زیارت کا اہم ترین فلسفہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان کو پاک کیا جائے۔زیارت کا ایک تربیتی پہلو یہ ہے کہ اپنے آپ کو ایک ایسے سمندر سے متصل کیا جائے جو ہمیں پاک کر دے۔اگرچہ ہم اپنی زندگیوں میں گندے نالے کی طرح ہیں۔ نجس فکر، نجس اعتقادات، نجس طرز زندگی نے ہماری فکروں کو آلودہ کر دیا ہےاور ہم در حقیقت ان نالوں کی طرح بنتے چلے جاتے ہیں جو بدبو دار ہوتے ہیں۔اگر ہم اپنے حقیقی وجود کو دیکھیں تو ہمیں کبھی کبھی اپنے آپ سے بیزاری ہونے لگتی ہے کہ آخر ہماری زندگی کیوں ایسی ہو رہی ہے؟ ہماری حقیقی شکل کیا ہے؟

عزاداری کا فلسفہ

عزاداری اور زیارت کی اتنی تاکید جو کی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر سال بھر میں ہمارے اندر کوئی آلودگی پیدا ہو گئی ہے، فکری و اعتقادی نجاست پیدا ہو گئی ہے تو عزاداری و زیارت کے ذریعے اپنے آپ کو ایسے افراد سے متصل کر دیا جائے جو سمندر کے مانند ہیں کہ اگر نجس نالا بھی سمندر سے متصل ہو جائے تو وہ نالا نجس باقی نہیں رہ جاتا۔وہ سمندر کو نجس نہیں کر سکتا بلکہ سمندر اُسے پاک کر دیتا ہے۔ صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا کام خود کو آلودہ اور نجس کرنا ہے جبکہ سمندر کا کام ہی پاک کرنا ہے۔اہل بیتؑ سمندر ہیں، کربلا سمندر ہے، عزاداری سمندر ہے۔

وہ عزاداری جو ہماری فکروں کو، ہمارے اعتقادات اور ہمارے طرز زندگی کو پاک نہ کر رہی ہو در اصل وہ حسینؑ ابن علیؑ کی عزاداری نہیں ہے کیونکہ عزاداری کا کام پاک کرنا ہے۔جس طرح سے حسینؑ ابن علیؑ نے اپنی قربانی کے ذریعے دین کو ہر طرح کی یزیدی آلودگی سے پاک کیا اسی طرح عزاداری کو بھی اس لئے قائم کیا گیا کہ ہمیشہ عزاداری کے ذریعے سے دین کو، فکروں کو، لوگوں کو، معاشروں کو

پاک کیا جاتا رہے۔ لہٰذا ہمیں اس عزاداری کو ڈھونڈنا اور قائم کرنا ہے جو ہمیں پاک کرے۔ اگر ایسی عزاداری نہیں ہے تو اسے تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

عزاداری اور امام خمینیؒ

امام خمینیؒ نے عزاداری کے ذریعے سے اپنے معاشرے کو مغربی گندگی سے پاک کیا۔ جب بھی پاک کرنے کی بات آتی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ کپڑا نجس ہو گیا ہے اُسے پاک کرنا ہے۔ یہ تو معمولی نجاست ہے۔ فکری نجاستیں، ظاہری نجاستوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ وہ معاشرہ جو پیرس سے بھی زیادہ بدتر تھا جہاں طرح طرح کی آلودگیاں موجود تھیں۔ پاکیزہ انسان کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلنا مشکل تھا۔ پاکیزہ خواتین اپنے گھر سے چار چار سال تک نہیں نکلتی تھیں۔ اس قدر معاشرے کو آلودہ کر دیا گیا تھا۔ حجاب پر پابندی، مجالس منعقد کرنے پر پابندی، ذکر امام حسینؑ پر پابندی تھی، بڑے علماء و خطباء جو اپنی خطابت سے لوگوں کو پاک کرتے تھے ان پر پابندی تھی۔ شہید مطہریؒ، رہبر معظم اور دیگر علماء پر پابندی تھی۔ معاشرے کو نجس بنا دیا گیا تھا، امام خمینیؒ نے اسی معاشرے کو عزاداری کے ذریعے سے پاک کیا۔

عزاداری و تبریٰ

عزاداری کے ذریعے سے یہ پاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسی کے ساتھ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایک طرف سے اپنے آپ کو پاک کر رہے ہوں اور دوسری طرف سے یزیدی افکار، یزیدی اعتقادات، یزیدی طرز زندگی سے بیزارگی اختیار کر رہے ہوں۔ بیزاری بھی در حقیقت پاک ہونے کے لئے ہے۔

تبریٰ کا صحیح مفہوم

بیزاری یعنی تبریٰ۔ تبریٰ اسلام کے تربیتی نظام کا حصہ ہے۔ تبریٰ یعنی کیا؟ ہر طرح کے باطل انداز، باطل فکر، باطل سوچ اور غلط اعتقادات سے اپنے آپ کو پاک کرنا، نہ یہ کہ اپنے آپ کو اپنی زبان کو اور آلودہ کرنا۔ بعض لوگ تبریٰ کے نام پر گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تو اپنی زبان کو گندہ کرنا ہے۔

امیر المؤمنینؑ کے سامنے کچھ لوگوں نے حاکم شام اور اس کے لشکر کو بُرا بھلا کہا تو امیر المؤمنینؑ نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ نہج البلاغہ کے خطبہ 206 میں آیا ہے کہ امیر المومنینؑ جنگ صفین کے موقع پر اپنے لشکر کے پاس سے گزر رہے تھے، دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھ کر شام کے لشکر کو گالیاں دے رہے ہیں۔ امیر المؤمنینؑ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: انی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ''مجھے اس بات سے کراہت ہے کہ تم بدزبان بن جاؤ''۔ زبان بھی پاک ہونا چاہیے۔ زبان پر کوئی بھی نازیبا بات آرہی ہو تو وہ غیر پسندیدہ ہے چاہے وہ شیطان کے لئے ہی کیوں نہ ہو، شیطان سے دشمنی لازم ہے، شیطان کے عمل سے بیزاری لازم ہے لیکن شیطان کو گالیاں دینا زبان کی آلودگی ہے۔ یہ درست نہیں ہے کہ اپنی روح کو پاک کرنے کے لئے اپنی زبان کو آلودہ کرلیں۔ یہ اسلام کا طریقہ ہی نہیں کہ ایک اچھا کام کرنے کے لئے غلط طریقے سے اچھے مقصد تک پہنچا جائے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام کا انداز

دوسرے دورِ خلافت کے بعد امیر المؤمنینؑ نے حکومت اسی لئے نہیں قبول نہیں کی کہ ہمیں کسی غلط کام کے ذریعے سے حکومت نہیں چاہیے۔ تیرہ سال پہلے آپ کو حکومت مل رہی تھی لیکن ہمیں ایسی حکومت نہیں چاہیے جہاں رسول اللہ ﷺ کے کردار کے علاوہ کسی اور کے کردار کو معیار ماننا پڑے۔ یہ اسلامی اصول کے خلاف تھا اسی لئے حکومت چھوڑ دی، کیونکہ کتنا ہی بڑا مقصد کیوں نہ ہو، غلط طریقوں سے وہاں نہیں پہنچا جاسکتا۔ لہٰذا ہم اپنی روح کو پاک کرنے کے لئے زبان کو آلودہ کریں اسلام میں اس کا جواز نہیں پایا جاتا۔ اگر مقصد پاکیزہ ہے، اپنے آپ کو پاک کرنا چاہتے ہیں، ظلم سے بیزاری کے لئے یہ کام کررہے ہیں تو ظلم سے بیزاری اچھی چیز ہے لیکن ظلم سے بیزاری کے لئے زبان کی آلودگی صحیح نہیں ہے، زبان کا ایک ادب اور سلیقہ ہوتا ہے۔

ولایت اور برائت جسے ہم تولّیٰ اور تبرّیٰ کہتے ہیں اسلامی تربیتی نظام کا ایک اہم حصہ ہے، اسی طرح جس طرح اسلام کے اعتقادی نظام کا اہم حصہ ہے۔ ولایت اور برائت فروعِ دین میں دسویں نمبر کی چیز نہیں ہے بلکہ ولایت اور برائت اگر صحیح جگہ پر نہ ہو تو انسان کو توحید بھی نہیں ملتی۔ اگر برائت اور تبرّیٰ کے راز سے واقف نہیں، اگر اس نے لاالہ کہنا نہیں سیکھا ہے تو الا اللہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ الا اللہ کہنے کا مزہ ہی نہیں جو لا الہ کہنا نہ جانتا ہو۔ لا الہ یعنی بیزاری، تبرّیٰ و برائت۔ لا الہ کہنا ہے لیکن بتوں کو گالی

نہیں دیناہے۔ قرآن نے دوسروں کے خداؤں کو برا کہنے سے منع کیا ہے کیونکہ بُرا کہنا اپنی زبان کو آلودہ کرنا ہے۔ اگر تم دوسروں کے خداؤں کو بُرا کہوگے تو وہ تمہارے خدا کو بُرا کہیں گے (انعام 108) یا اگر بُرا نہ بھی کہیں تو کم از کم تمہارے خدا سے دور ہو جائیں گے۔ تم ان کے خدا کو بُرا کہوگے وہ تمہارے رب سے دور ہو جائیں گے۔

شریك جرم ہونے سے بچیں

اگر کسی کے مقدسات کو ہم بُرا کہیں گے تو وہ ہمارے مقدسات سے دور ہو جائیں گے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ھم میں سے کچھ لوگوں نے دوسروں کے مقدسات کو بُرا کہنا شروع کیا نتیجے میں وہ ہمارے مقدسات یعنی اہل بیتؑ سے دور ہوتے چلے گئے۔ اہل بیتؑ سے لوگوں کے دور ہونے اور دور کرنے کے سلسلے میں کہیں نہ کہیں وہ بھی مجرم ہیں۔ اپنے مرض کا احساس کریں تاکہ علاج ہو سکے۔ ایسا مرض جو لوگوں کو اہل بیتؑ سے دور کر رہا ہو۔

امام حسینؑ نے یہ کہتے ہوئے قربانی دی کہ میں اپنے جد کی امت کی نجات کے لئے نکلا ہوں۔ انما خرجت لطلب الاصلاح فی امة جدی ۔ لہٰذا کوئی بھی ایسا عمل جو لوگوں کو اہل بیتؑ سے دور کرنے کا سبب بن رہا ہو وہاں پر ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے کہ کہیں اس مشکل میں ہم بھی تو گرفتار نہیں ہیں، کیونکہ اہل بیتؑ کے ذریعے پاکیزگی کی ضرورت سب کے لئے ہے۔ حسینؑ ابن علیؑ کے ذریعے جو پاکیزگی کی ضرورت ہے وہ سب کے لئے ہے۔

اربعین کا اثر

ہر عمل کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے جتنے اس کے اچھے اثرات ہوتے ہوں۔ اربعین در حقیقت امام حسینؑ کی زیارت کا پہلا دن ہے۔ تاریخ میں امام حسینؑ کی سب سے پہلی زیارت، اربعین کے دن کی گئی ہے۔ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ایک عظیم الشان صحابی کے ذریعے سے انجام پائی۔ جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ جو شیعہ اور سنی دونوں کے یہاں بہت ہی معتبر صحابی ہیں۔ ان کی بہت سی روایات جس طرح شیعوں کے پاس موجود ہیں اسی طرح اہل سنت کے یہاں بھی نقل ہوئی ہیں۔ جناب جابر ابن

عبداللہ انصاریؓ کا ارادہ، نیت اور نیت کی پاکیزگی باعث بنی کہ اربعین کا دن اتنے عظیم دن میں تبدیل ہو گیا۔

پہلی با معرفت زیارت

واقعہ کربلا کے بعد تاریخ کی یہ پہلی با معرفت زیارت اربعین کے دن کی گئی۔ جب یہ خبر مدینے پہنچی اس وقت جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کی عمر بہت زیادہ ہو چکی تھی، ضعیف ہو چکے تھے، آنکھوں کی بینائی جا چکی تھی۔ مدینے اور کربلا کے درمیان اس زمانے کے اعتبار سے کافی زیادہ فاصلہ تھا۔ ان سب سختیوں کے باوجود جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کو خبر ملتے ہی انہوں نے فوراً سامان سفر باندھ لیا اور اپنے غلام کے ساتھ سفر پر نکل پڑے۔ آج ہم جو زیارت کے لئے جاتے ہیں ہمارے سامنے اتنی روایات موجود ہیں، تاکید کی گئی ہے، خود زیارت اربعین کے لئے کافی حدیثیں موجود ہیں، لیکن کوئی پہلا زائر امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جا رہا ہو، تو اسے کچھ راز اس زیارت کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ زیارت کیا ہے اور کیا بننے والی ہے؟

61 ہجری میں تو کسی کو معلوم نہیں تھا کہ امام حسینؑ کی زیارت کیا ہے؟ یہ نہیں معلوم کہ جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کو رسول اللہ ﷺ سے کچھ راز معلوم تھے۔ کس بنیاد پر آپؓ زیارت پر گئے ہیں یہ کہیں ذکر نہیں ہوا ہے، البتہ جناب جابر کے لیے رسول اللہ ﷺ سے دوسری روایت موجود ہے کہ جابر تم میرے پانچویں فرزند کو دیکھو گے جس کا نام محمدؑ ہوگا تم اسے دیکھنا تو میرا اسلام پہنچا دینا۔ چنانچہ جناب جابرؓ نے امام محمد باقرؑ کو رسول اللہ ﷺ کا سلام پہنچایا۔

رسول اللہ ﷺ نے زیارت کا کچھ راز ان کے لئے بیان کیا ہو یہ تاریخ میں درج نہیں ہے لیکن کہیں سے ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ امام حسینؑ کی زیارت ایک عظیم عمل ہے، لہٰذا ناتوانی، نابینائی اور لمبے سفر کے باوجود جبکہ زیارت پر جانے میں خطرہ بھی تھا کیونکہ یزیدی حکومت تھی، ان سب کے باوجود پہلے ہی اربعین میں حضرت جابرؓ زیارت کے لئے کربلا میں حاضر ہوئے۔

آج عاشورہ کے دن اگر سوا کروڑ لوگ زیارت کے لئے کربلا جاتے ہیں تو اربعین کے دن ڈھائی کروڑ لوگ زیارت کرتے ہیں۔ شاید اس میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی جناب جابرؓ کی نیت کا اثر ہو، کیونکہ پہلا شخص جس نے معرفت کے ساتھ امام حسینؑ کی زیارت کی وہ جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ ہیں اور جس دن پہلی زیارت معرفت کے ساتھ کی گئی وہ اربعین کا دن ہے۔

زیارت اربعین ایمان کی علامت

اربعین کے سلسلے میں گیارہویں امام حضرت حسن عسکریؑ کی وہ روایت اہم ہے جس میں مومن کی نشانیاں اور علامتیں بتلائی گئیں ہیں کہ وہ اربعین کی زیارت کرتا ہو۔ ۵۱ رکعت واجب اور مستحب نمازیں پڑھنا، خاک پر سجدہ کرنا، بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا، داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننااور پانچویں علامت مومن کی جو بتلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مومن اربعین کی زیارت کرے۔ اگر وہ کربلا امام حسینؑ کے حرم تک نہیں پہنچ سکاہے تو دور سے ہی زیارت کرے۔ حسینیت سے نزدیک ہونے کے لیے اربعین کو زندہ رکھنا اہم ہے اس لیے اربعین کی زیارت اہم ہے خواہ قریب سے کی جائے یا دور سے۔ اربعین کی زیارت اہل ایمان کی علامتوں میں سے ہے۔ اربعین کا فلسفہ کیا ہے؟ اسلامی کلچر میں خود اربعین کی اہمیت کیا ہے؟ ایک چھوٹا سا مقالہ اس سلسلہ میں لکھا ہے جس میں قرآن کی آیتوں اور روایات میں جو اربعین کی اہمیت بیان گئی ہے مختصر طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

داعش کی شکست کا راز

اربعین یعنی چالیس۔ اربعین کا لفظ جب امام حسینؑ سے جڑ گیا تو آج اربعینِ حسینی ایک علامت بن گئی ہے۔ پچھلے دو سال سے زیارت پر جانے والوں کو دھمکیاں دی گئیں، خوف کا ماحول بنایا گیا تاکہ کوئی زیارت پر نہ جائے لیکن حسینؑ ابن علیؑ کا عشق ہے کہ ان تمام خطروں کے باجود مومنین نے اپنے آپ کو کربلا پہنچایا اور یہ پیغام دیا کہ زیارت اربعین کے ذریعے سے ہم باطل کے حوصلوں کو پست کرنا جانتے ہیں اور پست کیا۔ پچھلے سال کی بہ نسبت اس سال دہشتگرد دور سے دور بھاگنے پر مجبور ہوئے، یہ فقط عراقی فوج اور حَشَدُ الشَّعبِیْ (عوامی لشکر) کے ہتھیاروں کی وجہ سے نہیں بلکہ امام حسینؑ کی زیارت کا اثر تھا۔ وہ اتنی زیادہ دھمکیاں دے کر سمجھ رہے تھے کہ زائرین کی تعداد کم ہو جائے گی لیکن اتنی زیادہ تعداد میں زائرین نے آکر ان کے حوصلوں کو پست کر دیا۔ جنگ میں اسلحوں سے زیادہ نفسیاتی حملہ اثر کرتا ہے۔ زیارت اربعین نے دہشتگردوں پر بہت ہی بڑا نفسیاتی اثر ڈالا تھا اور انشاء اللہ بہت جلد یہ خبر آئے گی کہ عراق اور سیریا کی سرزمین داعشی دہشت گردوں کے نجس وجود سے پاک ہو گئی۔

(21، صفر 1438 مطابق 21، نومبر 2016 یاور منزل، حیدرآباد دکن، انڈیا میں پڑھی گئی ایک مجلس سے ماخوذ)